سوال

(65) نظر کی حقیقت اور اس کا علاج

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا انسان کو نظر لگ جاتی ہے اس کا علاج کیا ہے؟ کیا نظر سے بچنا توکل کے منافی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نظر لگنا برحق ہے اور یہ شرعی اور حسی طور پر ثابت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِن يَكادُ الَّذينَ كَفَروا لَيُزلِقونَكَ بِأَبصـٰرِهِم ... ٥١ سورة القلم

''اور کافر (جب یہ نصیحت کی کتاب سنتے ہیں تو) یوں لگتا ہے کہ تم کو اپنی (بری) نگاہوں سے پھسلا دیں گے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وہ آپ کو نظر لگا دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

«اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْکَانَ شَیْئٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا» (سنن ابی داود، الطب، باب فی الطیرۃ، حدیث: ۳۹۲۵ وجامع الترمذی، الاطعمۃ، باب ماجاء فی الاکل مع المجزوم، حدیث: ۱۸۱۷)

''نظر لگنا برحق ہے، اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر سبقت کرتی اور جب تم سے دھونے کا مطالبہ کیا جائے تو تم دھو دیا کرو۔''

اسی طرح امام نسائی اور امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، جب کہ وہ غسل کر رہے تھے اتفاق سے انہوں نے سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ دیکھ کر بے ساختہ کہا کہ: ''میں نے آج تک کسی کنواری دوشیزہ کی بھی اس طرح کی جلد نہیں دیکھی۔'' یہ کہنا تھا کہ سہل بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جایا گیا اور عرض کیا گیا: سہل بے ہوش ہو کر گر گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: (مَنْ تَتَّهِمُونَ) ''تم ان کے بارے میں کس کو مورد الزام ٹھہراتے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عامر بن ربیعہ کو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَلَامَ یَقْتُلُ أَحَدُکُمْ أَخَاہُ إِذَا رَأَی أَحَدُکُمْ مِنْ أَخِیہِ مَا یُعْجِبُہُ فَلْیَدْعُ لَہُ بِالْبَرَکَۃ» (سنن ابن ماجہ، الطب، باب العین، ح: ۳۵۰۹ وسنن الکبری للنسائی: ۴/ ۳۸۱)

''تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کرنے کے درپے کیوں ہے؟ تم میں سے کوئی جب اپنے بھائی کی کوئی خوش کن بات دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔''

پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور عامر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ وضو کریں، تو انہوں نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا، دونوں گھٹنوں اور ازار کے اندر کے حصے کو دھویا اور پھر آپ نے حکم دیا کہ وہ پانی نظر لگے ہوئے شخص پر بہا دیں۔''

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: (وَاَمَرَهُ اَن يَّكْفَأَ الْاِنَاءَ مِن خَلْفِهِ) ''اور آپ نے عائن کو حکم دیا کہ وہ معین کے پیچھے کی طرف سے اس پر پانی کے اس برتن کو انڈیل دیں۔''

واقعات سے بھی نظر بد لگنے کی شہادت ملتی ہے، بلاشبہ اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

نظر بد لگنے کی حالت میں درج ذیل شرعی علاج استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔

۱۔ دم کرنا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«لَارُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْحُمَةٍ» (صحیح البخاري، الطب، باب من اكتوى اوكوى غيره...ح: ۵۷۰۵ و صحیح مسلم، الایمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ح: ۲۲۰)

''جھاڑ پھونک یا دم نظر لگنے یا بخار ہی کی وجہ سے ہے۔''

جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتے ہوئے یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

«بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ» (صحیح مسلم، السلام، باب الطب والمرض والرقى، ح: ۲۱۸۶)

''اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں، ہر اس چیز سے جو آپ کو تکلیف دے، اور ہر انسان کے یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے، اللہ آپ کو شفا دے، میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں۔''

۲۔ دھونا: جیسا کہ سابقہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا (کہ وہ خود کو دھوئیں) اور پھر اس پانی کو مریض پر انڈیل دیا جائے۔

نظر لگانے والے کے بول و براز کو مذکورہ مقصد کے لیے استعمال کرنے کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اسی طرح اس کے پاؤں کی مٹی کو استعمال کرنا بھی بے اصل بات ہے، ثابت وہی ہے جس کا ذکر پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ اس کے اعضا اور ازار کے اندرون کو دھلایا جائے گا اور شاید اسی کی مثل اس کے رومال، ٹوپی اور قمیض وغیرہ کو بھی اندر سے دھلانا ہو۔ واللہ اعلم

نظر بد سے پیشگی حفاظت تدبیر اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ایسا کرنا توکل کے منافی بھی نہیں بلکہ یہی عین توکل ہے، کیونکہ یہ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر اعتماد کرنا اور ان اسباب کو اختیار کرنا ہے جن کو اس نے مباح قرار دیا یا جن کے استعمال کا اس نے حکم دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہ کو ان کلمات کے ساتھ دم کیا کرتے تھے:

«أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ» (صحیح البخاری، احادیث الانبیاء، باب ۱۰، ح: ۳۳۷۱ وسنن ابن ماجہ، الطب، باب ما عوذ بہ النبی ﷺ وما عوذ بہ، ح: ۳۵۲۵ ولفظها: اعوذ بكلمات الله... وسنن ابي داود، السنة، باب في القرآن، ح: ۴۷۳۷ وجامع الترمذی، الطب، باب كيف يعوذ الصبيان، ح: ۲۰۶۰)

''میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ میں دیتا ہوں، ہر شیطان اور زہریلی بلا کے ڈر سے اور ہر لگنے والی نظر بد کے شر سے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اسماعیل واسحاق علیہما السلام کو اسی طرح دم کیا کرتے تھے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 126

محدث فتویٰ